

فاروق الرحمن یزدانی
نائب مدیر ترجمان الحدیث

معیار ہدایت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

آخری قسط

اپنے ذمہ کوئی کام لینا۔ المنجد وغیرہ لغت کی کتابوں میں بھی مختلف الفاظ کے ساتھ تقلید کی یہی تعریف کی گئی ہے۔ اصطلاحی لحاظ سے بھی تقلید کا یہی معنی ہے کہ قرآن و حدیث کے علاوہ کسی دوسرے کی بات کو بغیر دلیل شرعی (قرآن و حدیث) معلوم کیے قبول کر لیا اور پھر اسی پر ہی کاربند رہنا اگرچہ قرآن و حدیث کی دلیل اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اور باوجود قرآن و حدیث کے دلائل معلوم ہونے کے جو شخص اپنے امام اور مجتہد کی بات کو چھوڑ کر قرآن و حدیث پر عمل نہیں کرتا وہ تقلید کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص قرآن و حدیث کے مقابلے میں اپنے امام پیشوا اور مقتدی کی بات کو ترک کر کے قرآن و حدیث پر عمل کرتا ہے۔ تو وہ شخص ہرگز ہرگز مقلد نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اصول کی کتابوں میں یہ بات درج ہے فاما المقلد فاللدلیل عندہ قول المجتہد فالمقلد یقول هذا الحکم واقع عندی لانه ادی الیہ رأی ابی حنیفہ رحمہ اللہ وکل ما ادی الیہ رأیہ فهو واقع عندی (شرح التلویح علی التوضیح صفحہ ۲۱/۱) مقلد کی دلیل صرف اس کے امام کا قول ہی ہے۔ مقلد صرف یہ کہے کہ اس مسئلہ کا حکم میرے نزدیک یہی ہے کیونکہ میرے

ہوتا ہے۔ ان سطور میں چونکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ تقلید جو ایک وباء کی صورت میں معاشرے میں پھیل چکی ہے کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نظریہ اور کردار کیا تھا تاکہ ہم بھی وہی نظریہ اپنا کر ہدایت حاصل کر سکیں کیونکہ ہدایت کے لئے اللہ رب العزت نے معیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بیان فرمایا ہے فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اعتدوا۔

لیکن اس سے پہلے یہ جاننا انتہائی ضروری ہے اور مفید بھی کہ تقلید ہے کیا چیز؟ تاکہ آئندہ سطور میں بیان کی جانے والی بات کو سمجھنے میں آسانی رہے۔

تقلید کیا ہے؟

انہی طور پر تقلید کہتے ہیں بغیر کسی غور و فکر سوچ و بچار کے کسی دوسرے کی پیروی کرنے کو لغت کی مشہور اور اہم کتاب غیاث اللغات کے صفحہ نمبر 103 پر تقلید کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ تقلید گردن بند در گردن انداختن و کار بعد کے ساختن و برگردن خود کار بگرفتن۔ تقلید گلے میں پڑنے والے کا نام ہے اور کسی کی ذمہ داری پر کام کرنا۔ اپنی گردن پر یعنی

تقلید اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

گذشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کو کس قدر ضروری خیال کرتے تھے کہ جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام کرتے دیکھا تو فوراً اسی کو اپنالیا اس کے لئے نہ ان کی کوئی شرائط تھیں اور نہ ہی حدود و قیود۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ کلمہ طیبہ پڑھنے کا مقصد مطلب و مفہوم ہی یہ ہے کہ زندگی کے ہر لمحے میں بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع ہی ضروری بھی ہے اور کافی بھی۔ گویا کہ کلمہ پڑھنے والا یہ عہد کرتا ہے کہ وہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرے گا اور غیر مشروط اطاعت و فرمانبرداری امام اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو شخص بھی کلمہ پڑھنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی دوسرے شخص کی پیروی کرتا ہے جسے عرف عام میں تقلید کہا جاتا ہے یا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے علاوہ مخلوق میں سے کسی شخصیت کی پیروی کو غیر مشروط لازم قرار دیتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کا مرتکب

امام ابو حنیفہ رحمۃ کی رائے بھی ہے اور جو رائے میرے امام کی ہوگی میرے نزدیک تو وہی صحیح ہے۔

اسی طرح ملا علی قاری حنفی تقلید کی تعریف میں فرماتے ہیں **والتقلید قبول قول الخیر بلا دلیل فکانہ لقبولہ جعلہ قلاۃ فی عنقہ** (تصدیہ امالی بحوالہ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۳۰) غیر نبی کی بات کو بغیر دلیل قبول کرنے کا نام تقلید ہے۔

علامہ سبکی فرماتے ہیں **التقلید اخذ القول من غیر معرفۃ دلیلہ** (جمع الجوامع صفحہ 392/2) کسی کے قول کو دلیل معلوم کیے بغیر قبول کرنا تقلید ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے علماء کرام نے بھی تقلید کی تعریف انہی الفاظ میں کی ہے۔ لیکن اختصار کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

تقلید کی تاریخ پیدائش

تقلید کی تعریف معلوم کرنے کے بعد یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ اس کا وجود نامسعود کب سے ہے؟ تو اس سلسلے میں بہت سے محدثین، مفسرین اور مقررین اس بات پر متفق ہیں کہ تقلید کا وجود غیر القرون (جس دور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان نبوت سے بہترین دور قرار دیا) میں نہیں تھا۔ جس کی تفصیل راقم نے اپنی کتاب احناف کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف میں درج کی ہے۔ یہاں اختصار کے پیش نظر صرف ایک دو حوالے ان بزرگوں کے نقل کرتا ہوں جن کے متعلق مقلدین حضرات بھی مقلد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں **اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجمعیں**

على التقليد الخالص المنهـب واحد بعینه (حجۃ اللہ البالغہ صفحہ 152/1) جان لو کہ چوتھی صدی سے پہلے لوگ کسی خالص ایک ہی مذہب پر متفق نہ تھے۔

علامہ قاضی ثناء اللہ حنفی پانی پتی فرماتے ہیں **فان اهل السنة قد افترق بعد القرون الثلاثة والاربعۃ على اربعة مذاهب** (تفسیر مظہری صفحہ 64/2) اہل سنت تین یا چار صدیاں گزرنے کے بعد چار مذہبوں میں تقسیم ہو گئے۔

عزیز قارئین! مذکورہ حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ تقلید زمانہ نبوت سے تین چار سو سال بعد وجود میں آئی۔ اب جو چیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک زمانہ میں تھی ہی نہیں کوئی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا قائل و قائل کیسے ہو سکتا ہے مگر بعض لوگ اپنے اس تاریک و غمگین دور سے کمزور مذہب اور عقیدے کو تحفظ دینے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام کو استعمال کرتے ہیں حالانکہ وہ پاکباز ہستیاں اس سے براہِ تھیں جیسا کہ آئندہ سطور میں ان شاء اللہ اس کا بیان آئے گا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں کوئی صحابی بھی کسی دوسرے صحابی کا نہ تو مقلد تھا اور نہ ہی کسی دوسرے صحابی کی طرف کسی صحابی نے نسبت کر کے مذہب تشکیل دیا۔ دنیا بھر کے مقلدین حضرات خواہ وہ حنفی شافعی ہوں یا مالکی اور حنبلی کسی ایک صحابی کو بھی دوسرے صحابی کا مقلد ثابت نہیں کر سکتے۔ ان شاء اللہ۔

کھڑا ہے دیر سے عاشق کفن باندھے ہوئے سر پر میں صدمے دست قاتل کے میرے قاتل نکل گھر سے

ان تمہیدی کلمات کے بعد اب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طرز عمل کو ان کے اقوال اور افعال کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ جس چیز کا نام تقلید ہے (جو گذشتہ سطور میں بیان ہو چکا ہے) اس کا تو ان پاکباز اور مقدس ہستیوں کی زندگی میں شائبہ تک موجود نہیں۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ اور تقلید کا رد

رفیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم امیر المؤمنین و خلیفۃ المسلمین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت وہ عظیم ہستی ہے جن کے متعلق امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان نبوت سے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد اللہ تعالیٰ اور تمام مومن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کو امام تسلیم ہی نہیں کرتے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا **افان احسنت فاعینونی وان اساءت فقومونی** اگر میں اچھا کام کروں تو میری مدد کرنا اور اگر میں غلطی کروں تو مجھے سیدھا کر دینا۔

مزید فرمایا: **اطعت اللہ ورسولہ فاذا عصیت اللہ ورسولہ فلا طاعة لی علیکم** (تاریخ الخلفاء صفحہ 58 مختصر سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 468) جب تک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں تو تم میری اطاعت کرو اور جب میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کروں تو پھر تم پر میری

اطاعت لازم نہیں ہے۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور تقلید کی تردید

مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس وہ

عظیم ہستی ہے جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ جس راستے سے عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ گزر جاتے ہیں شیطان وہ راستہ ہی چھوڑ دیتا

ہے اور یہ کہ اگر میرے بعد کوئی نبی آتا ہوتا تو اللہ

رب العزت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقام

نبوت عطا فرماتے۔ یہی حضرت عمر بن خطاب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: السنة ما سنها

الله ورسول صلى الله عليه وسلم

لا تجعلوا خطأ الراي سنة للامة

(اعلام الموقعين صفحہ 54/1) کہ سنت تو وہی ہے

جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

سنت قرار دیا ہے تم (لوگوں کی) غلط رائے کو امت

کے لئے سنت نہ بناؤ بلکہ فیصلہ کن انداز میں یوں

فرمایا کرتے تھے: والذي نفس عمر بيده

ما قبض الله تعالى روح نبيه

صلى الله عليه وسلم ولا رفع

الوحي عنه حتى اغنى امته كلهم

عن الراي (ميزان شعرانی صفحہ 51/1) مجھے

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں عمر

(رضی اللہ عنہ) کی جان ہے اللہ تعالیٰ نے اس وقت

تک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو قبض نہیں کیا

اور نہ ہی وحی کا سلسلہ منقطع فرمایا جب تک کہ آپ کی

تمام امت کو رائے سے بے پرواہ نہیں کر دیا۔

(کیونکہ دین تو مکمل ہو چکا ہے اگر دین میں کوئی

مسئلہ ایسا رہ گیا ہے کہ جس کا بیان قرآن و حدیث

میں نہیں تو اس کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ ابھی تک

دین مکمل نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اليوم

اكملت لكم دينكم واتممت عليكم

نعمتي ورضيت لكم الاسلام ديناً)

اسی لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے ایسے لوگوں سے نفرت کا اظہار کرتے

ہوئے فرمایا جو قرآن و حدیث کو چھوڑ کر ہستیوں کے

اقوال کو حجت جانتے ہیں ایا کم واصحاب

الراي فانهم اعداء السنن اعيتهم

الاحاديث ان يحفظوها فقالوا

بالراي فضلوا واضلوا (اعلام الموقعين

صفحہ 55/1)

رائے اور قیاس والوں سے بچو کہ بے

شک وہ سنت کے دشمن ہیں جب احادیث کو یاد

کرنے سے عاجز آ جاتے ہیں تو رائے اور قیاس

سے فتویٰ دینا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے خود

بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے

ہیں۔

خواندگان محترم! آج جب ہم مقلدین

حضرات کو دیکھتے ہیں تو خلیفہ ثانی حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ کی صداقت حرف

بحرف نظر آتی ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی سنتوں کو ٹھکرانے کے لئے کس قدر حیلے اور

بہانے تراشتے ہیں جو ان مقلدین حضرات کی سنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی چغلی کھاتے

ہیں۔ مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں ادا

کرنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے اپنی داہنی کروٹ

لیٹتے تھے مگر مقلدین حضرات نے اس سنت کو لوگوں

سے چھڑوانے کے لئے یہ بہانہ بنایا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم تو رات دیر تک اللہ تعالیٰ کی عبادت

کرتے ہوئے تھک جاتے تھے اس لئے آپ آرام

کرنے کے لئے لیٹ جاتے (استغفر اللہ)

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنے امتیوں کو بھی فجر کی سنتوں کے بعد اٹھیں

جانب لیٹنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح مغرب کی

اذان اور جماعت کے درمیان دو رکعت نماز کا مسئلہ

ہے جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا

کرنے کا حکم فرمایا مگر مقلدین حضرات نے لوگوں کو

اس سنت پر عمل کرنے سے روکنے کے لئے یہ حیلہ کر

لیا کہ مغرب کی نماز کا وقت کم ہوتا ہے اس لئے تاخیر

سے بچنے کے لئے یہ نہیں ادا کرنی چاہیں بلکہ جلدی

سے فرض نماز ادا کر لیں۔

اسی طرح خطبہ جمعہ کے دوران جو شخص

مسجد میں آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

کو حکم فرمایا کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے

حتیٰ کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک

صحابی کو جو دوران خطبہ مسجد میں تشریف لائے اور بیٹھ

گئے فرمایا تھا کہ کیا تو نے نماز پڑھی ہے اور پھر اس کا

منفی جواب سن کر فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ پہلے دو

رکعت نماز ادا کرو پھر بیٹھو۔ مگر اس سنت پر عمل سے

کرنے سے لوگوں کو روکنے کے لئے کئی تاویلیں

حیلے اور بہانے تراشتے گئے کہ الامان والحفیظ کہ وہ تو

ایک غریب آدمی تھا اس سے مالی تعاون کروانا مقصود

تھا کہ لوگ اس کی حالت کو دیکھ کر اس سے تعاون

کریں وغیرہ وغیرہ۔

قارئین کرام! یہ میرا موضوع نہیں ورنہ

میں ایسی سینکڑوں مثالیں پیش کرتا کہ جہاں مقلدین

حضرات نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی

کی انتہا کر دی ہے اللہ تعالیٰ نے توفیق فرمائی تو کسی

نشت میں یہ قضیہ چکانے کا ارادہ بھی رکھتا ہوں۔ بہر

حال یہ کسی دوسرے موقعہ کے لئے اٹھا رکھتا ہوں۔ ان سطور میں صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تقلید کا رد بیان کرنا مقصود ہے تاکہ یہ بات واضح ہو سکے کہ تقلیدی مذہب ہدایت کا سبب نہیں بلکہ قرآنی فیصلہ کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایمان ہی معیار ہدایت ہے اور ان کے ایمان میں تقلید کا رد تقلیدی مذہب سے دوری اور مقلدین سے نفرت بھی شامل ہے۔

خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تقلید کی تردید

خلیفہ ثالث، شہید مدینہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ مقدس شخصیت جن کے متعلق امام اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو آسمانوں کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کسی کی تقلید کے بجائے قرآن و حدیث کے احکام کو ہی ترجیح دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں: انا واللہ مع عثمان بن عفان بالجحفۃ اذ قال عثمان و ذکر له التمتع بالعمرة الى الحج اتموا الحج واخلصوه في اشهر الحج فلو اخرتم هذه العمرة حتى تزوروا هذا البيت زورتين كان افضل فان الله قد اوسع في الخير فقال له علي عمدت الي سنة رسول الله ورخصة رخص الله للعباد بها في كتابه تضيق عليهم فيها وتنهي عنها وكانت لذي الحاجة ولنال الدار ثم اهل على بعمرة وحج معا فاقبل عثمان بن

عفان رضي الله تعالى عنه على الناس أنهيت عنها؟ اني لم أنه عنها انما كان رأيا اشرت به ضمن شاء اخذه ومن شاء تركه (اعلام الموقعين صفحہ 58/1) ایک دفعہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ لوگو! اگر تم حج کے مہینے میں صرف حج ہی کرو اور عمرہ بعد میں ادا کر لیتا تو یہ تمہارے لئے افضل ہوگا۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ اے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی رخصت دی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے تو آپ لوگوں کو تنگی میں کیوں ڈالتے ہیں؟ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ میں نے تمہیں حج اور عمرہ اکٹھا ادا کرنے سے منع نہیں کیا تھا میں نے تو فقط ایک مشورہ دیا تھا جس کا جی چاہے قبول کر لے اور جس کا جی چاہے وہ قبول نہ کرے۔

خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور تقلید کا رد

خلیفہ چہارم داماد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ و عمل تو مذکورہ واقعہ سے ہی واضح ہو جاتا ہے وہ قرآن و حدیث کے مقابلہ امیر المؤمنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مشورہ پر غور کرنے کیلئے بھی تیار نہیں چہ جائیکہ وہ ان کی تقلید کریں لیکن قارئین کی مزید تشریح کے لئے ان کا اپنا ایک فرمان بھی پیش خدمت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: لو كان الدين بالرأى لكان أسفل الخف أولى بالمسح من اعلاه

وقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على ظاهر خفيه (بلوغ المرام صفحہ 22)

اگر دین رائے کا نام ہوتا تو پھر بہتر تھا کہ موزوں پر مسح اوپر کرنے کی بجائے نیچے والے حصے پر کیا جاتا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں کے اوپر مسح کیا کرتے تھے۔

قارئین محترم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی قدر واضح الفاظ میں رائے اور قیاس کو دین سے الگ کر کے واضح کر دیا ہے کہ عقل چاہے تسلیم کرے یا نہ کرے مگر جو پیغمبر کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا یا پھر عمل کر کے دکھادیا اسی کو اپنایا جائے گا اور اس کے مطابق ہی عمل ہوگا۔ کیونکہ دین میں معیار کسی شخص کی عقل، فہم و فراست نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور سنت ہے۔

حبر الامۃ حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رد تقلید

بات سمجھنے کے لئے تو خلفائے راشدین کے اقوال و افعال ہی کافی تھے لیکن بات کو مزید واضح کرنے کے لئے چند ایک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کے اقوال کو پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کا نام آج کے مقلدین حضرات کا ایک گروہ اپنے مذہب کے تحفظ اور بچاؤ کے لئے اکثر استعمال کرتا ہے اور ان کے بعض اقوال تقلید کے جواز پر دلیل بنانے کی سعی لا حاصل کرتا ہے۔ جس کی قدرے تفصیل اور اس کا

مناسب رد میں نے اپنی کتاب ”احناف کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف“ میں کر دیا ہے۔ یہاں صرف ان کے چند ایک اقوال نقل کرنے پر اکتفا کرونگا جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ تقلید اور مقلدین کے خلاف کس قدر سخت موقف رکھتے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: لا یأتی علیکم زمان الا وهو شر من الذی قبلہ اما انی لا اقول امیر خیر ولا عام اخصب من عام ولكن فقهاؤکم ینھبون ثم لا تجدون منهم خلفاء ویجئ قوم یقیسون الامور برأیهم (جامع اسلم سنہ 135/2)

اے لوگو! تم پر جو بھی سال آئے گا وہ گزشتہ سال سے برا ہوگا اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے سال امیر اچھا ہوگا اور بارشیں زیادہ ہوں گی یا فصلیں عمدہ ہوں گی اور دوسرے سال نہیں ہوں گی بلکہ بات یہ ہے کہ علماء فوت ہو جائیں گے اور تم ان علماء کے جانشین حاصل نہیں کر سکو گے اور پھر ایک ایسی قوم آئیگی جو دینی امور میں رائے زنی کرے گی۔ (اور یہی بدتر کی کی ذبحہ ہوگی کہ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر رائے اور قیاس پر عمل کیا جائے گا)

بلکہ آپ نے مزید فرمایا: ولكن نھاب خيار کم و علماء کم ثم یحدث قوم یقیسون الامور برأیهم فینھدم الاسلام ویثلم (اعلام الموقعین صفحہ 57/1) تمہارے بہترین لوگ اور علماء فوت ہو جائیں گے پھر ایک قوم پیدا ہوگی جو معاملات کو (قرآن وحدیث کے بجائے) رائے اور قیاس سے طے کر لگی جس کی وجہ سے اسلام منہدم ہو جائے گا اور اس میں عیب نظر آنے لگیں گے۔

آج دیکھ لیجئے جب رائے اور قیاس کو اپنایا گیا تو اسلام کی عمارت کو شدید ترین نقصان پہنچا وہ مسلمان جو کبھی غیروں کے مقابلہ میں صف آرا تھے اسی تقلید کو اپنانے کی وجہ سے آپس میں ہی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن گئے جس کی وجہ سے غیر مسلم اقوام کو مسلمانوں کے خون، عزت اور مال سے کھینچنے کا موقع مل گیا۔ اور جب قرآن وسنت کو چھوڑ کر تقلید کی گئی تو اس سے اسلام میں عیب بھی نظر آنے لگے (لیکن صرف مقلدین حضرات کو) کہ معاذ اللہ پہلے اسلام نامکمل تھا اب تقلید کریں گے تو پھر مکمل ہوگا۔

اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصیحت اور وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اتبعوا ولا تتبعوا فقد کنیتم (داری صفحہ 61/1) (قرآن وحدیث) کی پیروی کرو دینی باتیں مت نکالو تمہیں صرف قرآن وحدیث ہی کافی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تقلید کی تردید

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین میں وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بچپن میں دینی فقہات اور فہم و فراست سے نوازا دیا تھا۔ یہ تقلید کے سخت خلاف تھے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت سے پابند تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ حج تمتع جائز ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جائز ہے تو وہ آدمی کہنے لگا کہ آپ اسے کے جواز کا فتویٰ دے رہے ہیں جبکہ آپ کے والد محترم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر پابندی لگا دی

ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے میرے باپ نے تو اس سے منع کیا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ارشاد فرمایا وہ مقلدین حضرات کے لئے سامان عبرت ہے آپ فرماتے ہیں: امر ابی یتابع امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ترمذی صفحہ 169/1) کیا اتباع میرے ابو کے حکم کی ہوگی یا امام اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی؟ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی کے ہوتے ہوئے میرے ابو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی تو نہیں کی جائے گی۔ اور پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے لوگوں کو بھی صرف اور صرف قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپ نے حضرت جابر بن زید کو فرمایا: انک من فقهاء البصرة فلا تفت الا بقرآن ناطق او سنة ماضية فانک ان فعلت غیر ذالک هلکت واهلکت (داری صفحہ 54/1) کہ آپ فقہائے بصرہ میں سے ہیں (یاد رکھو) جب بھی فتویٰ دینا قرآن وسنت کے مطابق ہی دینا اگر اس کے علاوہ (رائے اور قیاس سے) فتویٰ دو گے تو خود بھی ہلاک ہو گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کرو گے۔

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تقلید کا رد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح تقلید کے سخت خلاف تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: ویل للاتباع فی عشرات

العالم قبل كيف ذالك قال يقول
العالم شيئا برأيه ثم يجد من هو
اعلم برسول الله صلى الله عليه
وسلم منه فتيرك قوله ذالك ثم
تمضى الاتباع. (جامع العلم صفحہ 112/1)
کہ علماء کے اقوال کی پیروی کرنے والوں کے لئے
ہلاکت ہے آپ سے سوال کیا گیا کہ یہ کیسے ہو سکتا
ہے؟ (کہ علماء کی اتباع سے آدمی ہلاک ہو جائے)
تو آپ نے فرمایا کہ (بعض اوقات) ایک عالم دین
اپنی رائے سے کوئی بات کہہ دیتا ہے پھر حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہو جانے کے بعد
اپنے قول کو چھوڑ دیتا ہے اور سنت کی اتباع کرتا ہے
مگر اس کی تقلید کرنے والا تو حدیث کے مخالف قول
پر ہی عمل کرتا رہتا ہے۔ بلکہ آپ نے تو یہاں تک
فرمایا: من احدث رأيا ليس في كتاب
الله ولم تمض به سنة من رسول
الله صلى الله عليه وسلم لم يدر
على ما هو منه اذا لقي الله عز وجل
(اعلام الموقعین صفحہ 58/1) جس شخص نے قرآن و
حدیث کے خلاف اپنی رائے ایجاد کر لی تو اس کے
متعلق کوئی علم نہیں کہ جب قیامت کے دن وہ اللہ
تعالیٰ سے ملے گا تو کس حالت میں ہوگا؟

قارئین عظام! یہ چند کبار صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال و افعال تھے جن
سے تقلید کے متعلق ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے نظریات واضح ہوتے ہیں اس لئے ہم
سب کو بھی چاہیے کہ ہم آراء الرجال کی تقلید کی
 بجائے قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہوں کیونکہ جن
مقدس ہستیوں کو اللہ تعالیٰ نے معیار ہدایت بیان
فرمایا ہے وہ تقلید سے سخت نفرت کرتے تھے اور

تقلیدی مذہب کے شدید ترین مخالف تھے۔ اگر ہم
نے ان کے عقائد و اعمال کے خلاف قرآن و حدیث
کو چھوڑ کر تقلیدی مذہب کو اپنایا اور تقلید کرنے لگ
گئے تو قرآن مجید کے فیصلہ کے مطابق ہدایت سے
دور ہو جائیں گے۔

ان لوگوں کے لئے خصوصی دعوت فکر
ہے جو حق کے متلاشی ہیں اور پورے خلوص سے کسی
بھی عمل کو اچھا اور نیکی سمجھ کر اپنانے کی کوشش کرتے
ہیں کہ وہ تقلیدی دلدل سے نکل کر کتاب و سنت کی
شاہراہ اعظم پہنچ جائیں۔ البتہ جو لوگ اعلانیہ قرآن و
حدیث کا انکار کرتے ہیں اور تقلید کو بطور ہال کے
استعمال کرتے ہیں یعنی تقلید کی وجہ سے ہی قرآن
و حدیث کے احکامات کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ
ان پر حق واضح ہو چکا ہے ان کے لئے تو صرف دعا
ہی کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح تقلید سے نفرت
کرنے اور کتاب و سنت پر عمل کرنے والا بنادے
لیکن

شاید کہ وہ لوگ قفس میں ہی عمریں گنوائیں
گئی بھول جن کو صحراء کی فضا میں
اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث پر
عمل کی توفیق فرمائے (آمین)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ سادہ لوح لوگوں کو درغلانے
کے لئے کہتے ہیں کہ جی دیکھو آپ جب پیدا ہوئے
تو آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ میرا ابو ہے یہ میری امی ہے
یہ بہن بھائی ہیں اور نہ ہی آپ کسی چیز کے متعلق
جانتے تھے تو آپ کو کسی نے بتایا کہ یہ تیری امی یہ ابو
اور یہ بھائی ہے یہ آگ پانی لکڑی لوہا وغیرہ ہے تو
آپ نے تسلیم کر لیا لہذا آپ بھی مقلد ہو گئے اور پھر
آپ نے جس مسئلہ پر کسی کتاب سے پڑھ کر یا کسی

استاد سے معلوم کر کے عمل کیا تو آپ اس استاد یا
کتاب کے مصنف کے مقلد بن گئے۔

حالانکہ یہ ساری باتیں محض ڈھکوسلہ
ہیں ان اعتراضات کی کوئی حقیقت نہیں اس طرح تو
کوئی حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی نہیں رہے گا کیونکہ آج
کے دور میں حنفی مقلدین نے حضرت امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ سے تو کچھ نہیں پڑھا سنا اور سیکھا اگر کسی
استاد سے معلوم کرنا کسی کتاب سے پڑھ لینا استاد یا
مصنف کی تقلید ہے تو پھر مقلدین کو بھی حنفی، شافعی
وغیرہ کہانے کی بجائے اپنے استاد جس سے فقہ حنفی
کی کتاب پڑھی ہو اس کی طرف نسبت کرنی چاہیے
اور اگر ایک سے زیادہ اساتذہ سے کسب علم کیا ہے تو
ان سب کی طرف نسبت کرنی چاہیے اسی طرح جس
کتاب کو پڑھ کر امام صاحب کا موقف معلوم ہوا ان
کو امام صاحب کی بجائے اس کتاب کے مصنف کی
طرف نسبت کرنا ہوگی۔

نتیجہ یہ نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم
سے دنیا میں کوئی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی وغیرہ نہیں
رہے گا۔

لایا تو ہے نصیب ہمیں کوئے یار تک
دیکھیں گزر ہو یا نہ ہو اس گل عزار تک
اس لئے ایسی تاویلات کی کوئی حقیقت
نہیں تقلید کہتے ہیں قرآن و حدیث کے خلاف کسی
دوسرے کی بات کو قبول کرنا اور اس پر ڈٹے رہنا۔

ان اعتراضات کا تفصیلی جواب میں اپنی کتاب
”خرافات حنفیت“ میں دے چکا ہوں اللہ تعالیٰ ہم
سب کو حق سمجھنے اور اس کو قبول کرنے کی توفیق
فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اللهم ارنا الحق حقا
وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا
وارزقنا اجتنابه۔

☆☆☆☆☆☆☆☆